Registered

nol. 89

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۳) مطبوعہ ۲۰ جنوری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

مہاراجوں اور نوابوں نے حضور لارڈ کرزن سے ملاقاتیں کرلیں اب واپس ہونیوالے ہیں۔

لاٹ صاحب بنگالہ نے حضور لارڈ کرزن اور لیڈی کرزن صاحبہ کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ گارڈن پارٹی دی ؛

دھرم سالہ کے بازاروں میں ایک فٹ کے قریب برف جمع ہوا ہے ؛

حکم دیا گیا ہے کہ کمبوہ میں ایک گرجا بنایا جاوے کہ ملازمان ریلوے کو نماز کی سہولیت ہو ؛

احمد آباد میں دھوکہ باز سوسائٹیوں کی قانونی طور پر خبر لی گئی ؛

مسٹر گلیڈسٹون کی یادگار کا چندہ لندن میں قریب ساڑھے تین لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے ؛

حضور قیصرہ ہند قلعہ ونڈسر سے اسبارن

میں آئیں۔ یہاں وسط فروری تک رہینگی ؛

ایم کانسٹنس صاحب بجائے ایم پال کمبن کے دربار قسطنطنیہ میں فرنچ سفیر مقرر ہوئے ؛

اہل کلکتہ بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ مسودہ قانون میونسپل پاس نہ کیا جائے ؛

مقام ایلو ایلو میں فساد برابر چمک رہا ہے مگر اہل امریکہ بھی ان باغیوں کو سیدھا کرکر چھوڑینگے۔

ٹرانسوال کے پریسیڈنٹ کروگر درد چشم میں مبتلا ہیں علاج کے لئے یورپ جائینگے۔

چین کے معاملات بدستور جھگڑن میں ہیں ؛

ڈریفس کے مقدمہ میں روز بروز کوئی نیا شگوفہ کھلتا ہے۔ فرانس میں اس مقدمہ نے بڑی کھلبلی پیدا کردی ؛

امریکہ نے جزائر فلپاین میں ۳ جنگی جہاز اور ایک رجمنٹ اور بھیجدی ہے ؛

فلپینو کی سرکشی ابھی تک ختم نہیں ہوئی بلکہ روز بروز بغاوت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ امریکہ نے بزور شمشیر باغیوں کو سیدھا کرنے کی ٹھان لی ؛

چین نے فرانس کے مطالبہ کو منظور نہیں کیا۔ امریکن وزیر چین نے اپنی گورنمنٹ کو لکھا کہ آخر امریکہ اور برطانیہ کا متفق ہو کر زور دینا کارگر نکلا ؛

چین نے فرانس کو صاف کہدیا کہ دونو طاقتوں کے متفقہ اعتراضوں کے سبب سے لاچار ہیں۔ آبادی کو وسیع کرنے کی اجازت نہیں دیسکتے۔ دیکھئے اب کیا نتیجہ ہوگا ؛

مسٹر چوٹ دربار لندن میں جدید امریکن سفیر مقرر ہوئے ؛

یوگنڈا کے سرکش منتشر کر دئے گئے اور اُن کا سرغنہ ابیلالی قتل کیا گیا ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

ڈاکٹر فیربرن ہیمپل لکچرر شکاگو یونیورسٹی امریکہ شہر لاہور میں رونق افروز ہوئے ۔ صاحب موصوف نے دو بلیغ و فصیح تقریریں فرمائیں ۔ دلایل ساطع و براہین قاطع سے ثابت کر دکھایا کہ دین عیسوی ہی تمام دنیا کا بڑا اصول عالمگیر دین ہونے کی قابلیت رکھتا ہے ۔ دنیا کی تواریخ سے ثابت ہے کہ وہ دین جو صرف ایک ہی قوم کا دین ہوتا ہے جیسا کہ قدیم مصر اور یونان کا دین اور ہندوؤں کا دھرم ہمیشہ قایم نہیں رہ سکتا ۔ قوم کی حکومت کے ساتھ دین کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے صرف وہی دین ہمیشہ قایم رہ سکتا ہے جو تمام آدمزاد کے دین ہونے کی لیاقت رکھتا ہو ۔ اس بات میں تمام دنیا کے دینوں میں صرف دین عیسوی ہی ممتاز ہے ۔

ڈاکٹر فیربرن صاحب نے اپنی تقریر میں بلحاظ پایداری دین ایک بہت عمدہ اصول نہایت صفائی کے ساتھ ثابت کیا یعنے وہ دین جو صرف اپنے ذاتی فایدہ کے لئے کوشش کرتا ہو اور دوسروں کی پروا نہ رکھتا ہو ہرگز قایم رہنے کے لایق نہیں مثلاً اہل ہنود کا یوگ اور بدھ مت کی تعلیم اس بات پر زور لگاتی ہے کہ جو شخص کسی جنگل میں بیٹھ کر خدا کی ہستی اور اُس کی خوبیوں پر غور کرے اُسی کو صفائی دل اور تسکین خاطر حاصل ہوتی ہے پس ایسے شخص کی کوشش اوروں کے فایدہ کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اپنے لئے جب ہزارہا آدمی ایسے خیالوں میں پھنسکر اور لوگوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں تو نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ خلقت کے باقی حصے شیطان کی پوری حکومت کے لئے کھلے رہ جاتے ہیں برخلاف ... عیسوی کا اصول جو کہ مسیح کے شاگرد پہلے اپنے گھر کے لوگوں پھر پڑوسیوں اور پھر تمام ملک اور دنیا کی دینداری اور بہتری کے لئے کوشش کریں ۔ اگر دین عیسوی میں کوئی شخص ایسا ہو جو صرف اپنا فایدہ ڈھونڈتا ہو تو وہ اپنے دین کے اصول اور اپنے خداوند کے نمونہ کے برخلاف چلتا ہے ۔

خالصہ مذہب کا ایک نیا اخبار مسمی خالصہ لاہور سے انگریزی زبان میں جاری ہوا ہے ۔ ہم اس بات سے خوش ہیں کہ جہاں تک ہوسکے سکھ لوگ اپنے دین کی خوبیوں کو ظاہر کریں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ اہل ہند جس قدر اپنے مذاہب پر غور کریں گے اُسی قدر اُن کی کمتیاں نظر آئینگی خصوصاً یہہ کمی کہ گناہ کے الزام سے رہائی پانے اور دل کی پوری صفائی کے لئے کوئی صورت نہیں ۔

آریہ پتر کا مطبوعہ ۱۴ جنوری سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے کسی لڑکیوں کے بورڈنگ ہوس میں زبردستی ماس کھلایا جاتا ہے ۔ ہمارا خیال ہے کہ یہہ خبر جھوٹ ہوگی ۔ اگر سچ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ماس پارٹی اور گھاس پارٹی کا جھگڑا روز بروز بڑھتا جاتا ہے ۔ ہم صلاح دیتے ہیں کہ آریہ صاحبان اس قسم کے جھگڑوں اور قومی اور پولیٹیکل معاملات سے ہاتھ ہٹا کر دینداری کی طرف دل لگائیں ۔

رادھا سوامی پنتھ

افسوس ہے کہ رائے سالگ رام صاحب سابق پوسٹ ماسٹر جنرل ممالک مغربی شمالی اس جہان سے چلدیئے ۔ گورنمنٹ سروس سے کنارہ کشی کے بعد آپ کو مذہبی رفارمر بننے کی دھن نے نہایت پرجوش بنا دیا تھا ۔ آپ دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح کوشش کر کر رادھا سوامی پنتھ کے گدی نشین ہوئے اور اپنی دانست میں رادھا سوامی پنتھ کو بہت کچھ رونق دی ۔ اس پنتھ کا عقیدہ ہے کہ زندہ گرو کو خدا کے برابر سمجھیں ۔ خواہ وہ گرو کیسا ہی گنہگار وحشی اور جاہل اور انسانی کمزوریوں سے بھرپور ہو مگر چیلے کو واجب ہے کہ اُس کو قادر مطلق خالق کائنات عالم کل سمجھے ۔ ایسے مذہب کی نسبت ہم کیا کہیں ناظرین خود غور کر سکتے ہیں کہ یہہ عقیدہ کیسا ہے ۔

لالہ لچھمن داس صاحب بی ۔ اے ۔ ایک آرٹیکل میں بیان کرتے ہیں کہ پوری تعلیم کا مقصد یہہ ہے کہ جسمانی عقلی اخلاقی زور پیدا ہو ۔ انسان کی روح ترقی پذیر ہو ۔ وہ خصوصاً اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اخلاقی تعلیم کے بغیر کوئی تعلیم پوری نہیں ہو سکتی ۔ یہہ مسیحیوں کے مسلم اصول ہیں اور اسی سبب سے مشن سکول کے تعلیم یافتہ طلبہ اخلاقی میدان میں گوئے سبقت لے جاتے ہیں ۔

بشپ ولڈن صاحب لندن سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے ۔ لارڈ رابرٹس اور وائکونٹ پیل اور بڑے بڑے اُمرا نے الوداع کہی ۔

صاحب موصوف کے آنے سے ہندوستانی کلیسیا کو بڑی بڑی اُمیدیں ہیں ۔ بشپ موصوف نے ایک بڑے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ اگر میں ہندوستانی کلیسیا کو فایدہ نہ پہنچا سکوں تو مجھے ہندوستان کا جانا منظور نہیں ۔ اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ ہندوستانی کلیسیا کے کتنے بڑے خیرخواہ ہیں ۔

بادری ۔ ای ۔ ایم ۔ وزیری صاحب ۔ ڈی ۔ ڈی ۔ ایڈیٹر



بقیہ

مسیح کی بادشاہت

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۹ء

(۱۱) یروشلم اپنی پہلی شان و شوکت کو حاصل کریگی بلکہ اُس کی آیندہ حشمت اِس قدر پہلے سے بڑھکر ہوگی جسقدر مسیح بادشاہ کا جلال اور بزرگی داؤد اور سلیمان سے بڑھکر ہوگی۔ "اور اجنبیوں کے بیٹے تیری دیواریں اُٹھاوینگے اور اُن کے بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگے کیونکہ میں نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے میں تجھ پر رحم کرونگا اور تیرے دروازے نت کھلے رہینگے وے دن رات کبھی بند نہونگے تاکہ قوموں کی فوجوں کو تیرے پاس لاویں اور اُن کے بادشاہوں کو حشمت کے ساتھ "پھر لبنان کا جلال تجھ پاس آویگا صنوبر اور دیودار اور بکس اکٹھے تیرے پاس آوینگے تاکہ میں اپنے مقدس مکان کو آراستہ کروں اور اپنے پاؤں کی کرسی کو رونق بخشوں اور لوگوں کے بیٹے بھی جنہوں نے تجھ پر ظلم کیا تیرے آگے جھکے ہوئے آوینگے اور وے سب جنہوں نے تیری تحقیر کی تیری قدم بوسی کرینگے اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگے۔ اُس کے بدلے کہ تو ترک کی گئی اور تجھ پر غضب نازل ہوا حتی کہ کسی نے تیری طرف گذر بھی نہ کیا میں تجھے شرافت دایمی اور بہت سی پشتوں کا سرور بناؤنگا" (یسعیاہ ۶۰: ۱۰ سے ۱۵ تک) پھر ہم پڑھتے ہیں "اور تو خداوند کے ہاتھ میں شاہانہ تاج ہوگا اور اپنے خدا کی ہتھیلی میں ایک شوکت کا افسر" (یسعیاہ ۶۲: ۳) علاوہ اِس قسم کے اور بہت سے مقامات دیکھو یقیناً نہایت لازم و واجب ہے کہ مسیحا کی بادشاہت کا دار الخلافہ اُس بزرگ بادشاہ کی لیاقت اور مرتبہ اور شان و شوکت کے برابر اور لایق ہو۔

(۲) ہیکل اور اُس کے متعلق خدمات نہایت شوکت میں بحال کی جاوینگی (حزقی ایل ۴۰ سے ۴۸ ابواب دیکھو) بعض لوگ اِس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اگر قربانیاں بحال کیجاوینگی تو رسم پرستی کو اجرا ملا۔ مگر جب ہم خیال کرتے ہیں کہ یہہ قربانیاں زمینی لوگوں اور زمینی ہیکل کے متعلق ہیں اور کہ فقط گذشتہ حادثہ کی یادداشت کے لئے ہونگی تو اُس اعتراض کی جگہہ نہیں رہتی۔ پرانے زمانہ میں مسیح سے علیحدہ اُن میں کچھ بھی تاثیر نہ تھی کیونکہ ممکن نہ تھا کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرسکے (عبرانیوں ۱۰: ۴) جس طرح موسیٰ کے زمانہ سے لوگ قربانی کرتے چلے آئے اور یہہ قربانی آنے والے برے پر اشارہ کرتی تھی کہ جہان کے گناہوں کے لئے ذبح کیا جاویگا۔ اِسی طرح ہزار سالہ بادشاہت میں قربانیاں اِس بات کو ظاہر کرینگی اور یاد دلاوینگی کہ قربانی اعظم صلیب پر گذرانی جاچکی ہے اور خدا کے لوگوں کے مشکور دل اور عبادت میں خداوند یسوع مسیح اُس کے بیٹے کے خون کی یادداشت جاری رہیگی جو تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

(۳) تمام قومیں یروشلم میں پرستش کیلئے آوینگی نبی کی کتاب میں یوں مرقوم ہے "آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قایم کیا جاویگا اور ٹیلوں سے اونچا کیا جاویگا۔ اور ساری قومیں اُس کی طرف روانہ ہونگی اور بہت سے لوگ جاینگے اور کہینگے آؤ ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں اور یعقوب کے خدا کے گھر میں کہ وہ اپنی راہیں ہم کو بتلاویگا اور ہم اُس کے راستوں پر چلینگے کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا" (یسعیاہ ۲: ۲ و ۳ آیات) ذکریاہ نبی بھی اِس بات کا یوں ذکر کرتا ہے "اور یوں ہوگا کہ ہر ایک جو اُن سب قوموں میں سے جو یروشلم پر چڑھ آویں بچ رہیگا سال بسال بادشاہ رب الافواج کو سجدہ کرنے اور عید خیمہ کو ماننے جائے گا"

(ذکریاہ ۱۴: ۱۶)

(۴) اُس زمانہ کی صلح اور مبارکبادی میں حیوانی خلقت بھی شریک ہوگی۔ "بھیڑیا اور بھیڑ ایک ساتھ چرینگے اور شیر بیل کی مانند گھاس کھائیگا" (یسعیاہ ۶۵: ۲۵ نیز یسعیاہ ۱۱: ۶ سے ۹) اِس آیت کا آخیر حصہ یوں مرقوم ہے "اور سانپ خاک پھانکیگا" جس سے ہم خیال کرسکتے ہیں کہ سانپ اُس قید سے خلاصی پانے میں شریک ہونے سے محروم رہیگا جس میں اب حیوانی خلقت بھی کراہتی اور چیخیں مارتی ہے۔ اِس مضمون کا ایک مقام عہد جدید میں دیکھو "کہ خلقت بھی خرابی کی غلامی سے چھوٹکر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادگی میں داخل ہووے"

(رومیوں ۸: ۲۱)۔

(۵) زمین پر سے لعنت اُٹھ جاویگی۔ جب آدم نے گناہ کیا اُس کے باعث زمین پر لعنت آئی اگرچہ یہہ لعنت نوح کے وقت کسی قدر کم ہوگئی تھی مگر کامل طور سے مسیح کی بادشاہت کے زمانہ میں یہہ لعنت دور کی جاویگی۔ اُس سے پیشتر زمین پر سے یہہ لعنت کبھی کامل طور سے نہیں اُٹھ سکتی اُس زمانہ کی بابت داؤد یوں خوش الحانی سے گاتا ہے "اے خدا لوگ تیری ستایش کریں سارے لوگ تیری مدح خوانی کریں زمین اپنی افزایش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہم کو برکت دیگا" (زبور ۶۷: ۵ و ۶ آیات) اموس نبی بھی نبوت کی راہ سے یوں فرماتا ہے "دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند فرماتا ہے کہ جوتنے والا کاٹنے والے کا اور انگور کا کچلنے والا بونے والے کا پیچھا کرکے اُس کے برابر آویگا اور سارے پہاڑوں سے مے ٹپکیگی اور سارے ٹیلے گداز ہونگے" (اموس ۹: ۱۳) کیونکہ اُس زمانہ میں وہ حالت ہوگی جس کی بابت لکھا ہے "بیابان اور

ویرانہ شادمان ہوگا اور دشت خوشی کریگا اور نرگس کی مانند شگفتہ ہوگا وہ کثرت سے کلیاں لاویگا اور وہ شادمانی اور خوش الحانی سے مسرور ہوگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سروں کی شرافت اُسے دی جاویگی وے خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کا کمال دیکھیں گے"

(۶) اُس ہزار سال کے زمانہ میں موت نہیں ہوگی مگر عدالت کی راہ سے۔ "سوآگے کو وہاں ایسا کوئی لڑکا ہوگا جو بوڑھا نہ ہو اور نہ کوئی بوڑھا جو اپنی عمر پوری نہ کرے کیونکہ وہ لڑکا ہوگا جو سو برس کا ہو کر مرے پر گنہگار جو سو برس کے ہو کے مرجاویں وے ملعون ہونگے" (یسعیاہ ۶۵: ۲۰) اِس نوشتہ کے معنے یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ موت بالکل شاذو نادر ہوگی اور یہہ بھی فقط راست عدالت کی راہ سے۔ پس مسیحا کی اِس مبارک حکومت کے عہد میں لوگ نہ فقط متوشلح کی عمر کے برابر جئیں گے بلکہ اُس سے بھی زیادہ عمر کے ہونگے۔

(۷) تمام بے انصافی کا بدلا دیا جاویگا۔ ضرور تھا یہہ مسیحا کی راست حکومت کا ثمرہ ہوگا اِس لئے ہم کلام میں پڑھتے ہیں "کیونکہ وہ نالہ کرنے والے محتاج کو اور مسکین کو اور اُن کو جن کا کوئی مددگار نہ ہو بچاویگا وہ مسکین اور محتاج سے نرمی کریگا اور محتاجوں کی جان بچالیگا وہ اُن کی جانیں دغا اور ظلم سے بچالیگا اُن کا خون اُس کی نظر میں بڑا قیمتی ہوگا" (زبور ۷۲: ۱۲ سے ۱۴ آیات تک دیکھو)

لوگ شوق سے انتظاری کرتے ہیں کہ یہہ حالت اُس وقت ہوگی جب انسانی تہذیب اور ترقی اور شائستگی کمال کو پہنچیگی مگر وے اِس بات سے ناواقف ہیں یا فراموش کرتے ہیں کہ انسانی ذات اور خلقت کی خرابی لاعلاج ہے اور اِس لئے غور نہیں کرتے کہ اگرچہ دنیا کو نہایت راست اور عادل قوانین عطا کئے جائیں تاہم وے یا تو اُن کے اجرا کرنے میں یا اُن پر عمل کرنے میں قاصر نکلیں گے۔ نہیں نہیں دنیا اور مقدسوں کی امید فقط مسیح میں ہے کیونکہ "وہ زمین کی عدالت کرنے کو آتا ہے وہ صداقت سے دنیا کی عدالت کریگا" (۹۸: ۹)

(۸) باوجود اِن تمام مبارک حالتوں کے مسیح کی حکومت میں بھی غدر اور سرکشی پائی جائیگی۔ ۶۶ زبور میں ہم پڑھتے ہیں "تیری قدرت کی بزرگی سے تیرے سارے دشمن تیرے تابعدار ہونگے" حاشیہ پر ہے "تیری خوشامد کریں گے" یعنے "ریاکار اطاعت کریں گے"، اور ایک اور زبور میں یہی بات موجود ہے "میرا نام سنتے ہی انہیں میری فرمانبرداری کرنی پڑیگی۔ اجنبیوں کی نسلیں مجھ سے دب نکلینگی یا ریاکاری سے اطاعت قبول کریگی" (زبور ۱۸: ۴۴)

اِن مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح اُن قوموں کی عدالت کریگا جو یروشلم پر چڑھ آئینگی تو اُسکی قدرت کا اظہار ایسا ہیبت ناک ہوگا کہ بہت لوگ اگرچہ دل سے نہیں مگر ڈر کے مارے اُس کی حکومت کو ریاکاری سے قبول کرلیں گے۔ ایسے لوگ اطاعت کا اقرار کریں گے مگر اُن کے دل اُس سے دور ہونگے اِس لئے جس آسانی سے اُنہوں نے اُس کی اطاعت قبول کی تھی ویسے ہی اُس کی اطاعت سے وے انکار کرینگے لہٰذا ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کی بادشاہت کے تسلط کی تھوڑی مدت کے بعد "جوج" اور "اُس کی فوجیں" "ایک بڑی گروہ اور ایک "زور آور لشکر" اُس کی قوم اسرائیل پر چڑھ آتا ہے جیسا بادل جو زمین کو چھپالیوے مگر وہ آتے ہی اچانک اور کامل ہلاکت کو پہنچا ہے اور اُن کی بربادی ایسی بڑی اور خوفناک ہوتی ہے کہ اسرائیل کے گھرانے نے سات مہینوں میں اُن کو دفن کرکے زمین کو پاک صاف کیا (حزقی ایل ۳۸، ۳۹ ابواب پڑھو)

پھر ہزار سال کے اختتام پر بھی زیادہ سخت غدر اور سرکشی کا ذکر ہے اور اُس کا بانی اور متحرک شیطان ہے چنانچہ لکھا ہے "اور جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا اور نکلیگا تا کہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنے یجوج اور ماجوج کو (یہہ جوج اور ماجوج حزقی ایل کے صحیفہ کے جوج سے علیحدہ ہیں) فریب دے اور لڑائی کے لئے جمع کرے۔ وے شمار میں سمندر کی ریت کی مانند ہیں وے زمین کے چوڑان پر چڑھ گئے اور اُنہوں نے مقدسوں کی چھاؤنی اور عزیز شہر کو گھیر لیا" (مکاشفات ۲۰: ۷ سے ۹ تک)

بس ہر ایک زمانہ ناکامیابی اور شکست کے ساتھ ختم ہوتا ہے جس سے انسان کی ذات اور خلقت پر بڑی روشن شہادت حاصل ہوتی ہے۔ انسان ہر طرح اور ہر حالت میں آزمایا گیا ہے۔ بغیر شریعت کے۔ اور شریعت کے تحت میں۔ پھر فضل کے ماتحت۔ اور آخرکار خود مسیحا کی بادشاہت میں۔ اور ظاہر اور واضح ہوگیا کہ انسان بہتر اور برتر نہیں ہوسکتا کہ جسم ہمیشہ جسم ہی رہتا ہے کہ یہہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں اور نہ حقیقت میں کبھی ہوسکتا ہے کہ جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہے یہودیوں نے قیصر کو بلکہ براباس کو پسند کیا اور مسیح کو مردود ٹھہرایا اور آخرکار انسان خود شیطان کو قبول کرلیتا ہے اور "مقدسوں کی چھاونی" اور "عزیز شہر" پر حملہ کرنے اور اُن کو برباد کرنے کے ارادہ سے اُس کی ہدایت اور حکمرانی کے تحت میں ہوکر چڑھائی کرتا ہے۔ دیکھو کس قدر غرور اور غدر موجود ہے کہ اُن پر حملہ کرنا جو جلالی مسیحا کی خاص حفاظت میں ہیں۔ نتیجہ صرف یہہ ہوگا کیونکہ اور کچھ باقی نہیں رہا مگر یہہ کہ خدا مسیح کی بادشاہت کی راستی کی حفاظت کریگا اور سب پر ظاہر کردیگا کہ فتح اُس کی ہے اور اُس کے مطابق ہم پڑھتے ہیں "تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ



اُتری اور اُن کو کھا گئی اور شیطان جس نے اُنہیں فریب دیا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی ہیں اور رات دن ہمیشہ کو عذاب میں رہینگے" (مکاشفات ۲۰: ۹ و ۱۰ آیات) اِس طرح ہزار سال کا زمانہ اختتام کو پہنچتا ہے یہہ عدالت سے اجرا پاتا اور عدالت ہی سے خاتمہ کو پہنچتا ہے۔ تاہم زمین کی خوشی اور مبارکبادی کا وقت باقی ہے کیونکہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان اِس زمانہ کے آخر تک قید رہیگا اِس لئے جب تک جسم موجود ہے چونکہ بدی کی قوت اور تاثیر غیر حاضر ہے تمام ترغیبیں جو انسان کو مرغوب کرتی ہیں مسیح کی طرف ہونگی اِس لئے اُس وقت کی حالت حال کی صورت کے بالکل برعکس ہوگی اِس لئے زبور کا راقم درست اور مناسب طور سے یوں خوش الحان ہے" آسمان خوشی کریں اور زمین شادیانہ بجاوے دریا اور اُس کی معموری شور کریں سارے میدان اُس سب سمیت جو اُن میں ہے باغ بلغ ہوویں بن کے سارے درخت لہلہاویں خداوند کے آگے کیونکہ وہ آتا ہے وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے جہان کی اور راستی سے لوگوں کی عدالت کریگا" (زبور ۹۶: ۱۱ سے ۱۳ تک)

اب ہم اِس باب کو ختم کرتے ہیں اور ناظرین سے التجا ہے کہ کلام الہی میں اِس مضمون کو خوب غور سے خوض کریں کیونکہ نوشتوں میں اِس کے متعلق اور مفید مطالب بہت سے مقامات موجود ہیں اور ہم کو کامل یقین ہے کہ اگر کوئی روح کی ہدایت اور تعلیم پر تکیہ کرکے اور خداوند پر خالص نگاہ رکھکر کلام کا مطالعہ کریگا وہ ضرور بہت فایدہ اور برکت پاویگا ؛

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

⁘ ⁘ ⁘ ⁘

⁘ ⁘

⁘

باب ۱۷

کیا یہہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم روح سے بھر گئے ؟

یہہ سوال کیا گیا ہے کہ کیا کسی کو یہہ کہنا چاہئے کہ میں روح قدس سے بھر گیا ہوں کہ نہیں ؟ کیا اِس میں خودی کا گمان آتا یا نہیں ؟ یوحنا نے یسوع کے حق میں کہا سو دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھائے جاتا ہے۔ یہہ وہی ہے جو روح قدس سے بپتسمہ دیتا ہے (یوحنا ۱: ۲۹، ۳۳) جس کسی نے مسیح کو گناہ بردار کے طور پر جانا ہے اُس کو بپتسمہ دینیوالیکے طور پر بھی جاننا چاہئے یہہ پوری نجات ہے گناہ سے بری ٹھہرنا یہہ صرف آدھی نجات ہے پر جب ساتھ اُسکے روح کا بپتسمہ بھی حاصل ہوتا ہے تو یہہ پوری نجات ہے۔ جبکہ مسیح نے کسی کے گناہ کو دور کیا ہے تو کیا وہ شخص اِس بات کو جان نہیں سکتا ہے ؟ اور جانکر اُسکے حق میں شہادت دے نہیں سکتا ہے ؟ کیا مسیح یہہ چاہتا نہیں کہ وہ اقرار کرے ؟ کہ وہ کہے کہ خداوند نے میرے ساتھ کیا کیا عجیب کام کئے ہیں ؟ کوئی سمجھدار آدمی اِس میں کچھ قباحت نہیں بتاویگا کہ جب کسی شخص نے نجات پائی وہ اُس کا اقرار کرے۔ اِس دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسیح نے اُس شخص کو جو بری ٹھہرا تھا اب روح قدس سے بپتسمہ دیتا ہے تو کیا وہ شخص اِس بات سے واقف نہیں ہو سکتا ہے ؟ البتہ پھر اِس بات کو جانکر آیا وہ اِس کی شہادت دے سکتا ہے۔ یا نہیں ؟ کیا وہ ذکر نہ کرے کہ خداوند نے میرے لئے اور بھی عجائب کام کئے ہیں ؟ کیا اِس میں کوئی بُرائی ہے ؟ یا خودی ثابت ہوتی ہے ؟ تو بھی اگرچہ کتاب کے خلاف نہیں ہے کہ کوئی مسیح کے جلال کے لئے گواہی دیوے جب کہ اُسے اِس امر کی بابت دریافت کیا جاوے ایسا نہ ہو کہ ہم خدا کے فضل کی تعریف نہ کریں اور روح کو رنجیدہ کریں مگر تو بھی اِس کا لحاظ کرنا چاہئے کہ ہم اپنے موتیونکو سؤروں کے آگے نہ پھینکیں متی ۷: ۶۔ اور اکثر اوقات یہہ بہتر ہے کہ یہہ بات بجائے زبانی جمع خرچ کے عملی طور سے صادر ہو بلکہ جو روح سے بھرا ہوا ہے اکثر اِس سے پوچھنے کی حاجت نہیں ہوگی اُس کے اقوال و افعال اور زندگی کی سب حرکات اور سکنات سے یہہ بات اظہر من الشمس ہوگی ؛

باب ۱۸

کیا ممکن ہے کہ جس نے یہہ برکت پائی وہ اُسکو ضایع کر دیوے ؟

ڈرتے ہوئے بہت لوگ یہہ دریافت کرتے ہیں کہ کیا ممکن ہے کہ ہم یہہ برکت پاویں اور پھر اُسے کھو دیویں۔ بلا شک یہہ ہو سکتا ہے پر شکر خدا کا ! اُس نے گم شدہ برکت کے پھر پانے کے لئے بھی پیشتر ہی سے پورا انتظام کیا ہے کوئی سبب نہیں ہے کہ ہم اِس برکت کو ضایع کریں خدا نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ہم کھو دینے سے محفوظ رہتے ہیں چاہئے کہ ہم کامیابی کی پوری امید رکھیں۔ مگر اگر کسی طرح سے ہم اِس حاصل شدہ برکت کو کھو دیویں تو خدا نے اُس کے پھر پانیکا بھی کامل انتظام کیا ہے اکثر اوقات نافرمانی اِس برکت کے کھوئے جانے کی وجہہ ہوتی ہے۔ خواہ کسی تحریری حکم کو عدول کرنا خواہ روح قدس کی دھیمی آواز کا خیال نہ کرنا روح قدس بھی جسے خدا نے اُنہیں جو اُس کی تابعداری کرتے ہیں بخشا ہے۔ (اعمال ۵: ۳۲) یہہ پُر جلال برکت فرمانبرداری سے

حاصل ہوتی ہی اور فرمانبرداری ہی سے اُس کی حفاظت کی جاتی ہی اور لازم ہی کہ ہر وقت ہم اپنے کو اُس کے ہاتھ میں سونپ رکھیں۔ کیونکہ اگر ہم ذرا بھی نافرمانی کریں اور اُس کی مرضی نہ دریافت کرکے خودروی کو اختیار کریں تو ممکن ہی کہ یہہ برکت جاتی رہے مثلاً ہم کو معلوم ہو کہ کچھ کی بابت کسی شخص سے گفتگو کرنی چاہئے اور ہم اِس امر میں کوتاہی کریں اور یوں برکت جاتی رہے۔ لہذا ہر وقت روح کی آواز کو ماننا ہم پر لازم ہی میری آنکھیں ہمیشہ خداوند کی طرف لگی رہتی ہیں (زبور ۲۵: ۱۵) یہہ نت ہماری حالت ہووے اگر ہم نے اِس برکت کو پایا ہو اور اُس کو قایم رکھنا چاہتے ہوں تو پولوس کی اِس نصیحت کا بہت خیال کرنا چاہئے کہ مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے رہے (کلسیوں ۳: ۱۶) جو آدمی روح سے معمور ہی سو کلام سے مالامال ہوگا کلام سے غافل رہنے کے سبب سے خدا کے فرزندوں میں سے بہت بے برکت رہتے ہیں اگر ہم کو اِس برکت کی بھرپوری و تازگی سے مطلب ہی تو روزمرہ اور بکثرت مسیح کا بیان پاک نوشتوں میں پڑھتے رہیں اور اُس تلاوت کو اپنی روحوں کی غذا ٹھہراویں۔ روح مسیح کی چیزوں میں سے پاکے ہم کو دکھاتی ہی (یوحنا ۱۶: ۱۴) وہ نہ اپنی طرف سے اور نہ اپنے حق میں کچھ کہتی ہی بلکہ مسیح کی بزرگی کرتی ہی پس وہ ہر وقت ہم کو کلام کی طرف کھینچیگی تاکہ وہاں عمانوئیل کی نئی نئی خوبیاں ظاہر کرے بہت کلام کو پڑھتے ہیں پر اُس میں ڈھونڈتے نہیں (یوحنا ۵: ۳۹) اور نہ اُس میں مگن رہتے ہیں۔ نہ دن رات سوچا کرتے ہیں (زبور ۱: ۲) اور نہ مسیح کا کلام اُن میں بہتایت سے رہتا ہی روح سے بھرپور زندگی نہیں ہو سکتی ہی جب تک کہ کلام کا مطالعہ نہ کیا جاوے۔ جو روح سے بھرپور آدمی ہی سو خدا کے کلام کو بہ نسبت اور کتابوں کے زیادہ شوق سے پڑھتا ہی ❊

کن پھٹے جوگی

کن پھٹے جوگی شیو کی پرستش کرتے ہیں۔ اور یہہ لوگ گورکھناتھ جی کو اپنا بانی کہتے ہیں۔ اور اُن کو شیو کا اوتار مانتے ہیں اور گورو کی پدوی دیتے ہیں۔ اور گورو گورکھناتھ کے طریقہ ہٹ جوگ کا ابھیاس کرتے ہیں۔ اور ابوالفضل گورکھناتھ کا یہہ ذکر کرتا ہی کہ وہ بیشاور ضلع کے موضع گورکھ شیتر میں رہتا تھا۔ دوارکا کے نزدیک بھی گورکھشیتر نام ایک جگہہ ہی جس کو اِس فرقہ کے لوگ اپنا تیرتھ سمجھتے ہیں۔ شہر گورکھپور میں اِن لوگوں کا مندر اور چیلوں کا استھان ہی۔ ہردوار میں بھی گورکھناتھ کی ایک گوفا ہی۔ نیپال میں جو شیوناتھ اور پشپتی ناتھ کے مندر ہیں وہ بھی اِسی کے پنتھ کے ہیں۔ کبیر جی کی گوشٹی نام کتاب سے معلوم ہوتا ہی کہ گورکھناتھ جی سے کبیر جی کی واقفیت تھی۔ گورکھناتھ کبیر جی سے یوں کہتا ہی کہ "آدی ناتھ کے ناتی مچھندر ناتھ کے پوت ہیں جوگی گورکھ ابدھوت"۔ پروفیسر ولسن صاحب اپنی کتاب (Sketch of the religious sects of the Hindus) میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبیر و گورکھناتھ پندرھویں صدی کے شروع میں ہوئے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے ہمعصر تھے مگر کبیر جی گورکھناتھ سے پہلے اِس دنیا سے رحلت کر گئے۔

گورکھپور میں جو شیو کا مندر ہی۔ اُس کی بابت روایت ہی کہ شیو جی نے خود ترتیا یوگ میں اُس کی نیو ڈالی تھی جب علاؤالدین اس کا بادشاہ ہوا تو اُس نے اُس مندر کو مسجد میں بدل دیا۔ بعد ازاں گورکھناتھ کے چیلوں نے کسی دوسری جگہہ پر پھر اِس مندر کو بنایا۔ اور گمان غالب ہی کہ اِس فرقہ نے اِس زمانہ میں اپنی موجودہ صورت پکڑی۔ اور اُس مندر کو بھی اہل اسلام نے وہی درد شا کی جو اُنہوں نے پہلے مندر کی کی تھی یعنے اورنگ زیب بادشاہ نے اُس کو بھی مسجد بنالیا۔ اِس کے بعد گورکھناتھ کے چیلوں نے ایک اور مندر بنایا جو کہ اب تک شہر گورکھپور میں موجود ہی اور وہ کہتے ہیں کہ گورکھناتھ نے دوبارہ مجسم ہو کر اِس مندر کے بنانے کی ہدایت کی ❊

معلوم ہوتا ہی کہ گورکھناتھ جی کسیقدر صاحب لیاقت تھے چنانچہ یہہ بات اُن کی تین تصنیفات زبان سنسکرت میں عیاں ہی۔ اِس فرقہ کے مطابق گورکھناتھ جی اُن کے نو ناتھوں میں سے ایک ناتھ تھے۔ ناتھ اُن کو کہا جاتا ہی جو یوگ و دیا میں کاملیت کو پہنچگیا ہو۔ گورکھناتھ کے چیلوں کو کن پھٹے اِس وجہ سے کہا جاتا ہی کہ وہ اپنے کانوں میں سوراخ کراتے ہیں اور اپنی منتر گرہن کے وقت اُن میں مندریں پہنتے ہیں۔ یہہ مندریں اکثر بطور سنگ یا پتھر کی ہوتی ہیں۔ وہ اُن کو شیو جی مندر برن مانتے ہیں۔ اِن مندروں کا دوسرا نام درشن ہی۔ اِس لئے اِس فرقہ کے لوگوں کو درشنی جوگی بھی کہتے ہیں۔ اِن میں ذات کا امتیاز نہیں ہی۔ تنہا اور جماعتوں میں رہتے ہیں۔ اور تین انگشت عرض کا پارچہ ریشمی بطور جنیو اپنے گلے میں پہنتے ہیں۔ اُس کا نام ناد ہی۔ اور یہہ اُن کے جوگی ہونے کی علامت ہی۔ یہہ لوگ بھگوے کپڑے پہنتے ہیں۔ اور سر پر جٹا رکھتے ہیں اور بدن پر بھبوتی ملتے ہیں اور ماتھے پر ترچھی پنڈر کا ٹیکا لگاتے ہیں ❊

سنیاسیوں کی طرح اُن لوگوں کے کئی ایک گورو ہوتے ہیں اور ہر ایک گورو کا جدا جدا منصب ہی

کوئی سر منڈاتا ہے۔ کوئی کانوں میں مندرا پہنواتا ہے۔ اور کوئی اُن کو جوت مارگ میں داخل کرتا ہے (دیکھو بیان جوت مارگ صفحہ ۵ اخبار نور افشاں مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۶ء) جوت مارگ میں داخل ہونے کے بعد اُن کو شراب اور گوشت وغیرہ استعمال کرنا روا ہے۔

اگرچہ جوگیوں کے لئے شادی کی ممانعت ہے تاہم یہہ لوگ دیگر قسم کے گرہستی کاموں میں مشغول رہتے ہیں ملک بنگال میں تہانادر نام گاؤں میں اِس فرقہ کا جوگی ایک راجہ ہے۔ جس کے پاس بہت سی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہے۔ اُن کے بہت سے چیلے ہیں۔ اور اُن میں سے ایک بعد وفات راجہ جوگی وارث ہوتا ہے۔ ملک راجپوتانہ کی ریاست میواڑ میں ایک سنگ نام ہے شیو کے گوسائیں لوگ اگرچہ شادی نہیں کرتے۔ تاہم تجارت وغیرہ کرتے ہیں۔ اُن کے صدہا چیلے گاہے بگاہے اکٹھے ہو کر لڑائیاں کرتے ہیں۔ (دیکھو ٹاڈ صاحب کی کتاب "راجستان جلد اول)

علاوہ کن پھٹے جوگیوں کے اور بھی کئی قسم کے جوگی ہیں۔ مثلاً اوگھڑ۔ مچھندری۔ جوگی جو گورکھناتھ کے باپ مچھندر کو اپنا گورو مانتے ہیں۔ اور ایک فرقہ ہے جس کا نام بھرتری ہری جوگی ہے۔ یہہ بھرتری ہری کو اپنا بانی مانتے ہیں۔ وہ جوگی جو سرنگی بجاتے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اُن کا نام سرنگی ہر جوگی ہے۔ وہ جوگی جو کپاس اور ریشم کی ڈوروں کے کپڑے بیچتے ہیں۔ اُن کا نام ڈوری ہر جوگی ہے۔ اور وہ جوگی جو بین بجاتے پھرتے ہیں اور سانپ پکڑتے ہیں۔ اُن کا نام کانتیا جوگی ہے۔ وہ بھی گورکھناتھ جی کو اپنا آدگورو مانتے ہیں۔ جو جوگی اگھوریوں کی طرح رہتے ہیں۔ اور کسی طرح کی شرم وحیا نہیں کرتے۔ اُن کو اگھوری جوگی کہتے ہیں اگھوریوں کا بیان اخبار نور افشاں مورخہ ۲ مئی ۱۸۹۶ء کے صفحہ ۴ پر پیشتر دیا جاچکا ہے۔

عورتیں جیسی سنیاس منتر لیکر ابدھوتانی بنتی ہیں ویسے ہی جوگ دھرم لیکر جوگنی بنتی ہیں۔ اکثر یہہ ناتھنی بھی کہلاتی ہیں۔ یہہ جوگیوں کی طرح بھگوے کپڑے پہنتی ہیں۔ کانوں میں سوراخ کراکے مندراں ڈالتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ مثل گرہستی سنیاسیوں کے جوگی بھی اہل قبیلہ ہوتے ہیں انکا نام سنگ جوگی ہے۔

راقم

بی۔ بی۔ رائے۔ از ناہن

رسالہ ادعائے اسمٰعیل

مولوی غلام نبی صاحب امرتسری نے اپنے رسالہ تحقیق الاسلام میں دعویٰ نبوت احمدیہ کی دلیل توریت کی پیشین گوئی۔ استثناء ۱۸ باب ۱۵ آیت پیش کی تھی۔ اور جناب مسٹر اکبر مسیح صاحب مختار باندہ نے اُس کی تردید اپنے رسالہ ادعائے اسمٰعیل میں کی تھی اگر مولوی غلام نبی صاحب نے اُس کا جواب الجواب لکھا ہو یا کسی اور محمدی صاحب نے ادعائے اسمٰعیل کا جواب لکھا ہو تو مہربانی سے نور افشاں کی معرفت بندہ کو اطلاع بخشیں اور لکھیں کہ وہ جواب الجواب کہاں سے مل سکتا ہے پورا پتہ دیں۔ ادعا اسمٰعیل کے تیسرے باب ہاجرہ کنیز کہ سارہ کے مضمون کے متعلق بندہ کی یہہ عرض ہے کہ ابراہام ہاجرہ کے ساتھ ہم بستر ہونے اور ہاجرہ کے حاملہ ہونے کے بعد بھی اُس کو اپنی بیوی نہیں قرار دیتا۔ سارہ کو کہتا ہے جو تیری نگاہ میں اچھا ہو اپنی لونڈی ہاجرہ سے کر مگر یعقوب زلفا اور بلہا کو جب وہ اُس سے ہم بستر ہوچکیں اپنی بیویاں قرار دیتا ہے اور خدا کی مرضی کے موافق قرار دیتا ہے۔

"پھر اُس نے دوسرا خواب دیکھا اور اُسے اپنے بھائیوں سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو میں نے ایک خواب دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں نے مجھے سجدہ کیا اور اُس نے یہہ اپنے باپ اور بھائیوں سے بیان کیا تب اُس کے باپ نے اُسے ڈانٹا اور اُس سے کہا کہ یہہ کیا خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے۔ کیا میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے آگے جُھک کے تجھے سجدہ کرینگے" پیدائش ۳۷: ۹-۱۰۔

توریت کے اِس مضمون کی تصدیق قرآن یوں کرتا ہے "اِذْ قَالَ یُوسُفُ لِاَبِیْهِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ" جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج وچاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کرتے تھے سورۃ یوسف ۱-ع

اب یہہ کون عورت ہے جس کو خدا چاند کا خطاب دیتا ہے اور جس کا درجہ گیارہ ستاروں سے اعلیٰ مگر صرف سورج سے کم ہے اور جس کی بابت یعقوب خواب کی تعبیر میں یوسف کو کہتا ہے کہ وہ تیری ماں ہوگی جو تیرے آگے جھکیگی۔

راخل کو بیت لحم میں اور لیاہ کو مکفیلہ کے مغارہ میں یعقوب نے مصر کو جانے سے پہلے دفن کیا تھا۔ اغلباً یہہ زلفا تھی جو یعقوب کے ساتھ مصر کو گئی اور جس کو خدا نے چاند کا خطاب اور یعقوب نے یوسف کی ماں قرار دیا۔ کوئی لونڈی نہ تھی بلکہ راخل کی سہیلی بیوی تھی۔ زمین اور آسمان ٹل جاوینگے مگر توریت کا ایک نقطہ یا شوشہ نہیں ٹلیگا جب تک کہ سب کچھ پورا نہ ہولے ٭

راقم

ب۔ صالح

در باب انتقال و حسن خصائل پادری

جیمس اسمتھ صاحب بپٹسٹ مشن دہلی

اے احباب دین و ارباب یقین آپ لوگوں کو واضح ہو کہ یہہ خاکسار بسبب کثرت کار و علالت مزاج در باب انتقال اُس حمیدہ خصائل و برگزیدہ اطوار اُس پروردگار کے اپنے ناقص خیال کا اظہار بذریعہ تحریر منکشف نہ کرسکا مگر الحمد للہ کہ اُس رب الکائنات نے یہہ موقع عطا فرمایا کہ اُن کے احوال زندگی میں سے مشتے نمونہ از خروارے نذر ناظرین کروں لاریب ایسے بزرگوں کے احوال سے آگاہی حاصل کرنا کہ جنہوں نے اُس کی خدمت میں اپنی زندگی کو صرف کیا گویا اُن کی کتب تجربہ کا مطالعہ کرنا ہے۔ الّا تاسف تو یہہ ہے کہ قلم دریدہ زبان بہ بیان کیفیت انتقال اُس مرحوم کی متحیر اور خشم بکم ہے۔ شعر

اے قلم نہ ہو مغموم انتقال سے تو
کہ جانے والے تو اپنے وطن کو جاتے ہیں

وجہ تحریر اِس حقیر پُر تقصیر کی یہہ ہے کہ اِس نیاز مند کو اِس مرحوم سے ابتدا از ۱۸۶۳ء سے لغایت ۱۸۹۰ء اُن کے قدوم فیض لزوم سے نیاز حاصل رہا گویا عرصہ ۳۳ برس سے اُن کے خرمن کا خوشہ چین ہوں بھلا کیا ممکن ہے کہ چند سطور میں اُن کے احوال کو لکھ سکوں ہرگز نہیں گویا دریا کوزہ میں بند کرنا ہے۔ البتہ اُن کی شان میں یہہ شعر شایاں ہوگا۔ شعر

لکھے گر خامہ تیرا وصف تشمیم اخلاق
ہوئے ہر نقطہ ہر اک نافہ مشک تبت

اِس مرحوم کی خدمت کا روزنامچہ نہ کہ صفحہ دنیا میں موجود ہے بلکہ دفتر الٰہی میں حرف بحرف مرقوم ہے۔ اسی بزرگ نے ضلع آگرہ اور اُس کے موضعات چتوگا و اتوڑا و شمس آباد و فتح آباد و ونبر کی وغیرہم کی بنجر زمین کو جوتکر تخم ریزی کلام الٰہی کی اور ابر دعاؤں سے اِس زراعت کو شاداب و ترو تازہ کیا آخر الامر نہایت جد و جہد سے گلستان کلیسیا ثمرہ آور ہوئی اور حسب ضرورت عبادت گاہ و بنگلے و سکول و کارخانہ پارچہ بافی واسطے پرورش مسیحوں کے تعمیر کرائے اور کثرت کار سے اُس زمانہ میں کلیں ایسی بگل ہو رہی تھیں کہ اُن کو شب و روز کل نہ تھی۔

درحقیقت اِسی مرحوم نے جنگل کو منگل بنا رکھا تھا اور اُسی کی محنت سے ساکنان اس دیار کے برکت دینی اور دنیوی سے مالا مال اور خوشحال تھے اور تا زمانہ حال ہیں۔ بعد اُس کے اس حاکم الحاکمین خالق آسمان اور زمین نے اپنے خادم کو یہہ حکم دیا کہ تو بلدہ دہلی میں جو جائے دار السلطنت مغلیہ کی تھی بعد زوال اِس سلطنت کے سلطنت لازوال کی بشارت دے کہ جس کا قیام تا دوام ہے اگرچہ قبل ازیں بنا بپٹسٹ مشن دہلی میں پادری ٹامس صاحب مرحوم اور اُن کے عیال و اطفال معہ ولایتی علی مقتول مثل خشت حجر کے لگائے گئے ہیں پر اب تو جاکر اُسی عمارت پر ردا رکھکر میری سکونت کے لئے ایک ہیکل تیار کر میں مثل حضرت موسیٰ کے تیرا معاون اور مددگار ہونگا اِس شاہ سوار نے حسب فرمان رحمان ذوالعطا انجیل جلیل کو لیکر شیطان رجیم کے لیس پا کرنے کے لئے ہر محلہ اور ہر کوچہ اور بازاروں اور غریب چماروں میں اِس قدر محنت اور مشقت کی کہ قلیل ایام میں اپنی محنت کا نتیجہ دیکھا آخرکار اس خدمت گذار نے مکانات سکونت مشنریان و عبادت گاہ ابن الیزدان و زنانہ مشن و کالج و سکول تعمیر کئے گویا دہلی کو صد رشک ارم کیا شاخیں اُس کے نواح میں کھولیں جو تا زمانہ حال موجود ہیں اس مرحوم کا خاصہ تھا کہ جو مسیحی افتادہ اُن کے پاس آتے تھے اُن کو پھر استادہ کرتا تھا فی زمانہ یہہ عادت بہت لوگوں میں کم پائی جاتی ہے درحقیقت اپنے اُستاد کی تعلیم کا پیرو تھا۔

بعدہٗ منشاء ایزدی یہہ ہوا کہ یہہ مرحوم کوہ شملہ پر جاکر خیمہ زن ہو کر اُس کے نواح میں مبشر ابن الرحمان ہو چنانچہ ظاہر ہے کہ شملہ اور کالکا اور کھرڑ و اغطوں اور ماسڑوں اور پاسٹروں سے معمور ہیں یہہ اسی مرحوم کی محنت کا پھل ہے اب وہ عالم سفلی سے بعد اختتام کام سے عالم علوی کو رحلت کر گئے کیوں نہ ہو مثل شعر بندا۔

آنکھوں میں رک رہا ہے تیرے منتظر کا دم
پیغام مرگ گویا پیام وصال ہے

اگرچہ یہہ بندۂ خدا بسبب کثرت سن و سال و درازی عمر کے ناتواں تھا الّا خدمت الٰہی میں بہ نسبت جوانوں کے جوان تھا۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

اے ناظرین بوالعجبی کا مقام ہے کہ یہہ خادم القاب علوم دنیوی سے ملقب نہ تھا یعنے بی۔ اے۔ اور ایم۔ اے اور ڈی۔ ڈی۔ اور ال۔ ال۔ ڈی۔ نہ تھا پر وہ امورات جو اُس سے ظہور میں آئے لقب یافتوں سے بسبب مشیخت علمی کے ہونے محال ہیں چنانچہ کلام الٰہی مظہر اور مصدق اِس امر کی ہے ملاحظہ کرو۔

اب کتاب گنتی کے ۲۰ باب کی ۲۸ آیت ہم کو کیا دکھلا رہی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہارون کا کپڑا اُس کے بیٹے العاذر کو پہنایا علیٰ ہذا مسیح مصلوب نے جبہ مقدس خدمت کا جو وہ مرحوم کرتا تھا اُس کے فرزند ارجمند جارج اسمتھ صاحب کو پہنایا کہ تو اِس خدمت کو مثل اپنے والد ماجد کے انجام دے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے۔

اب ہماری التجا بارگاہ الٰہی میں یہہ ہے کہ خداوند اِس خاندان پر اپنی برکت عطا فرماوے۔ اور اُن کے مجروح دل کو اپنی محبت کی مرہم سے اندمال کرے آمین ثم آمین

جناب اڈیٹر صاحب

نیاز۔ پیارے جناب پادری راجرس صاحب مرحوم سابق پرنسپل مشن ٹریننگ کالج امرتسر کا ماتمی جلسہ سید نجب علی شاہ مدرس مشن سکول گوجرانوالہ کے مکان پر ہوا سید صاحب نے پادری صاحب مرحوم کی سوانح عمری اور اُن کے دیگر اوصاف جمیلہ بیان کرنے کے بعد ایک دلکش نظم جو چھاپنے کے لئے خدمت شریف میں بھیجتا ہوں حاضرین جلسہ کو پڑھکر سُنائی جس کا اثر سامعین پر بہت ہوا۔

نظم

نہیں طاقت زباں کو یہہ کہ وہ تقریر میں آئے
نہیں یارا قلم کو یہہ کہ وہ تحریر میں لائے
کہوں کیونکر کہ یہہ جلسہ ہوا ہی منعقد کیسے ؛
یہہ میرے مہرباں سب کس طرح تشریف ہیں لائے
بہت کہنے کو جی چاہے مگر جرأت نہیں پڑتی ؛
اگر خاموش ہو بیٹھوں تو پھر بیٹھا نہیں جائے
جناب راجرس صاحب کے ماتم کا ہی یہہ جلسہ
کہ جس کی موت نے رنج والم ہیں ہمکو دکھلائے
نہ چھوڑا موت نے ہائے ہمارا مہرباں ایسا ؛
ٹپکتے آنکھ سے آنسو ہیں جب وہ یاد آجائے
خبر جب موت کی بھیجی تھی ہم سب فیضیابوں کو
بصد رنج والم بیہوش و بیخود ہوکے چلائے
دریغا حسرتا لاکھوں کئے ہیں اُس نے گھر ویراں
کسی پر رحم نہ کھایا اگر سب مل کے چلائے
ہماری مہرباں مادر اور اُن کے خرد سالوں کو
جو پیچھے ہیں خدا سب کو تحمل صبر فرمائے
ہوا صدمہ یہہ اُن کے واسطے کیا سخت او بھاری
مگر یہہ کام اُس کا ہے کہ جو چاہے کئے جائے
فریدوں ہو اگر ہو قیصر و جم یا سکندر ہو ؛ ؛
نہیں ہے موت کو پروا کسی کی سب کو کھا جائے
نہ چھوڑا موت نے ہرگز کسی کو دار فانی میں ؛
ولی ہو یا نبی ہو یا ہو اُمّی تو بھی لے جائے
وہی زندہ رہا دنیا میں جس نے زندگانی میں
ہمیشہ راستبازی کے ہیں کام اور دونکو سکھلائے
پیارے راجرس صاحب نے اپنی زندگانی میں
سدا نیکی مروّت کے ہیں سب کو کام بتلائے
جناب راجرس صاحب بھی تھے اک فیض کا چشمہ
کہ جس سے سینکڑوں نے سینکڑوں ہی فیض ہیں پائے
کئی پہنچے لب ناں تک فقط اُنکے وسیلے سے
نہ پہنچا گر کوئی پاس اُن کے تو پھر کیا کیا جائے
بیاں ہو کس طرح پر اُن کے اوصاف جمیلہ کا
کہ ہر اک ایک سے بڑھکر کوئی گر اُنکو سنوائے
اگر بیمار ہو جائے کوئی ہم طالب علموں سے
اور اُس کی خبر خدمت میں کوئی صاحب کے پہنچائے
چلے آویں وہیں ہوویں اگرچہ حال میں کیسے
توقف اُن کے آنے میں ذرا ہونے نہیں پائے
اگر بیکار بیٹھے ہوں تو پھر اُن میں فضیلت کیا
کہ ایسا واقفوں سے ہر کوئی اظہار میں لائے
و لے یہہ بات مشکل ہے کروں اظہار جو آگے
چلا آئے امیر اُس وقت جب کنگال ہو جائے
اگر بالفرض ہوا ایسا تو دن کو مان لیتے ہیں
و لیکن رات کو یہہ بات مشکل ہی نظر آئے
نہیں صاحب کرے ہرگز توقف خبر گیری میں
اگر ہو رات کم یا نصف یا آدھی سے بڑھ جائے
جناب راجرس بہادر کا تھا یہہ خاصہ
بُلانے سے غریبوں کے وہیں فی الفور آ جائے
کروں میں کس طرح اُن کی صفات ملکیہ میں ؛
کہ جب کرنی بیاں اُن کو زباں چلنے سے رہ جائے
قلم ٹوٹی پھرے ہر دم پریشاں اور سرگرداں
محرر کب بنے ہے وہ جو دیوانہ سا دکھلائے
نہیں ترقیم میں آئے کیا اُس نے جو ہے ہم سے
عطارد بھی اگر افلاک سے تحریر کو آئے ؛ ؛
بیاں جب ہو سکے ہرگز نہیں اوصاف کا اُنکے
تو بہتر ہے زباں کہنے سے اُن کی بند ہو جائے
رہو خاموش ای سید تو اس مدحت سرائی سے
نہ ہوگی تا قیامت ختم گر تو بولتا جائے ؛
دعا پر ختم کرتا ہوں میں اس نظم شکستہ کو
حضور پاک عیسیٰ میں وہ اعلیٰ مرتبہ پائے

نیاز
قاضی فضل الدین مدرس بورڈنگ سکول
گوجرانوالہ

دریافت

ڈیر اڈیٹر صاحب۔ آپ کے ناظرین اخبار میں سے کوئی صاحب مجھے بتلا سکتے ہیں کہ دیسی مسیحیوں کیلئے کوئی (۱) انشورنس کمپنی یا (۲) وڈو فنڈ یا (۳) فیملی ریلیف فنڈ یا اور کوئی ایسا فنڈ مثلاً تعلیمی۔ شادی۔ موت وغیرہ جاری ہیں یا نہیں ؟ اگر ہیں تو کس جگہہ سے اُس کے متعلق تمام حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ مہربانی کرکے جس صاحب کو معلوم ہووے وہ بذریعہ خط یا اخبار نور افشاں کے وسیلے مجھے مستفیض فرماویں باعث شکرگزاری کا ہوگا۔ والسلام ؛

نیازمند
برکت علی سنیر اسسٹنٹ
امریکن یوپی مشن بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب

مضامین مفید المبتدین

دسواں سبق

سردار کاہن کا لباس

سردار کاہن کا لباس (خروج ۲۸ باب ۴ سے ۴۳ آیت) چپراس۔ افود۔ جبہ۔ کرتا۔ کلاہ۔ پٹکا۔ پاک لباس یہہ ہے (یوحنا ۱۳ باب ۴ آیت) مسیح نے کمر باندھ کر خدمت کی (خروج ۲۸ باب ۲ آیت) یہہ لباس عزت اور حرمت کے واسطے تھا۔ لباس کی جتنی چیزیں ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک میں سے کچھ نہ کچھ خداوند مسیح کی صفت نظر آتی ہے (غزل ۵ باب ۱۶) (۱۔ قرنتیوں ۱۲ باب ۱۳)

(۱) کلاہ اور اُس کا مطلب (خروج ۲۸ باب ۳۶ ، ۳۸ آیت) ہیں خداوند کے لئے پاک کیا گیا ہوں (دماغ میں خیال کی پاکیزگی) (عبرانیوں ، باب ۲۶ آیت) مسیح بے عیب سردار کاہن۔ ہم بہت دفعہ اپنے دماغ یا خیال سے جو عمل میں آتے ہیں گناہ کرتے ہیں۔ عموماً ہمارے خیال ہمارے کلام اور کام سے بدتر ہوتے ہیں۔ چاہئے کہ ہمارے سر پر لکھا جاوے قدوس یہواہ کے لئے۔ تو ہمارے خیال پاک ہو جاوینگے (۲۔ قرنتیوں ، باب ۱ آیت۔

(۲) چپراس اور افود۔ افود پر چپراس لگا کے کمربند سے وہ باندھا جاتا تھا۔ اُسے سردار کاہن بندگی کرنے والا بن جاتا تھا۔ افود کا مطلب پاکیزگی۔ جلال۔ خوبصورتی ہے۔ کتان کا مطلب انسانیت ہے۔ اور سونے کا مطلب الوہیت ہے۔ (عبرانیوں ۱ باب ۱۹، ۲۰ آیت) (خروج ۹ ۳ باب ۲ آیت) یوحنا ۱ باب ۱ و ۱۴ آیت۔ یوحنا ۱۱ باب ۲۵ ، ۴۳ ، ۴۴۔ مرقس ۴ باب ۳۸ ، ۳۹۔ اِس چپراس کے لئے دو مونڈھے سونے کے تھے اور بنی اسرائیل کے نام کندھوں پر لکھے گئے تھے۔ کندھے طاقت کی جگہہ ہے۔ تو پھر اُسے کیا مطلب ہوا۔ کہ سنبھالا جانا۔ خداوند مسیح ہم کو سنبھالتا ہے۔ (یسعیاہ۔ ۳ ۴ باب ۹ آیت) (یسعیاہ۔ ۴۶ باب ۴ آیت) (زبور ۵۵ آیت ۲۲) چپراس سارے لباس میں سے قیمتی اور خوب صورت چیز تھی (خروج ۲۸ باب ۲۵ و ۲۹ آیت) (خروج ۹ ۳ باب ۸ و ۲۱ آیت) ، چپراس دل پر لگائی جاتی تھی۔ دل تمام وجود میں سے پیاری جگہہ ہے (فلپیوں ۱ باب ۷ آیت) ، (یوحنا ۱۳ باب ۱ آیت) مسیح آخر تک پیار کرتا رہا) ۔ چپراس کا مطلب خدا کی محبت ہے۔ اِس چپراس پر ایک جواہر لگایا گیا تھا بڑا قیمتی تھا۔ اِس کا یہہ مطلب تھا۔ کہ خداوند کے لوگ اس کے لئے بڑی قیمتی ہیں (استثناء ۳۲ باب ۹ آیت) ، خداوند کا حصہ اُس کے لوگ ہیں) ۔ (ملاکی ۳ باب ۱۷ آیت) خداوند کے لوگ اُس کے موتی ہیں۔ (یوحنا ۱۰ باب ۲۸ ، ۲۹ آیت) اُن کو کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا۔ تمہاری زندگی خداوند یسوع مسیح کے ساتھ چھپی ہوئی ہے۔

خلاصہ۔ ہارون پاکترین مکان میں جاکر خداوند کی روشنی میں کھڑا ہوا۔ اِس روشنی کی جو ہر ایک کرن ہارون پر چمکتی تھی اِس چپراس پر بھی چمکتی تھی۔ جو جو برکت مسیح کو مل چکی ہے۔ ہم کو بھی مل سکتی ہے۔ خداوند مسیح اور اُس کے لوگ ایک ہو جاتے ہیں۔

اوریم اور تمیم۔ معلوم نہیں کہ۔ یہہ چیزیں کیا تھیں۔ مگر الفاظوں کے مطلب معلوم ہو سکتے ہیں۔ اوریم کا مطلب روشنی ہے۔ تمیم کا مطلب کمالیت ہے۔

یہہ ایک جملہ بن جاتا ہے یعنے روشن کر کے کمالیت تک پہنچانا۔ اوریم اور تمیم سے کیا کام لیا جاتا تھا۔ یہہ چیزیں خدا کی مرضی دریافت کرنے کے واسطے تھیں (۱۔ سموئیل ۲۸ باب ۶ آیت) اور نہ اوریم سے (عزرا ۲ باب ۶۳ آیت) (نحمیاہ باب ۷ آیت ۶۵) وے لوگ اوریم اور تمیم کے وسیلے سے خدا کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اور جواب پاتے تھے۔ یہہ چیزیں بنی اسرائیل کے ساتھ ہمیشہ نہ رہیں۔ آج کل مسیح اوریم اور تمیم ہے (عبرانیوں ۱ باب ۲ آیت) خدا بیٹے کے وسیلے سے بولتا ہے۔

(۳) کمربند۔ خدمت کا نشان ہے۔ مسیح کی خدمت۔ خداوند مسیح جب کام کرتا تھا۔ اس کی کمر ہمیشہ کسی رہتی تھی۔ تاکہ خدمت کرے۔ (یوحنا ۱۳ باب ۴ آیت) (مرقس ۱۰ باب ۴۵ آیت) مسیح اسواسطے آیا کہ اوروں کی خدمت کرے۔ ہمارا سردار کاہن ہو کے۔

(۴) جبہ۔ راستبازی کا نشان تھا (رومیوں ۳ باب ۲۲ سے ۲۵ آیت تک)

(۱) کلاہ۔ خیال کی پاکیزگی (۲) افود۔ عزت و حرمت۔ الوہیت و انسانیت (۳) مونڈھا۔ طاقت (۴) چپراس محبت (۵) کمربند۔ خدمت (۶) جبہ راستبازی۔ آراستہ کرنے کے واسطے جبہ میں انار اور گھنٹیاں لگائی گئیں۔ انار میوہ یا پھل ہے۔ گھنٹیاں آواز ہے۔



واقعات اور رائیں

امریکہ کا قبضہ جزایر فلپائن پر۔ اگرچہ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد امریکہ نے جزایر فلپائن سپین سے خرید لئے ہیں تاہم امریکہ والوں کے لئے ان جزایر پر قبضہ کرنا آسان نہیں ہے کیونکہ جب سپین نے چند شہروں کو چھوڑا اُسی وقت باغی اُن میں آن موجود ہوئے اور امریکہ کے قبضے میں خارج ہوئے۔ باغیوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ اگر وہ جلد اطاعت قبول نہ کرینگے تو انہیں سخت سزا دی جاویگی۔ امید ہے کہ باغی جلد مطیع کئے جاویں گے اور فلپائن پر امریکہ اپنا قبضہ کریگا ؛

امریکہ کی حکومت کیوبا میں۔ سپین اور امریکہ کے باہمی صلحنامے کے مطابق یکم جنوری ۱۸۹۹ء سے کیوبا پر امریکہ کا قبضہ ہوگیا ہے۔ سپین کے جھنڈے کی جگہہ اب امریکہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ امریکہ کا ارادہ نہیں ہے کہ ہمیشہ کے لئے اُس جزیرے میں اپنی حکومت کو قایم رکھے بلکہ جونہی ملک میں امن ہو جاوے گا اور سب طرح کے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاوینگے تو کل انتظام لوگوں کے ہاتھ میں سونپ دیا جاویگا۔

شخصی پاکیزگی۔ پیوریٹی سرونٹ لاہور لکھتا ہے کہ پادری۔ ایف۔ بی۔ مائر صاحب نے ۸ جنوری ۱۸۹۹ء کو ٹون ہال لاہور میں شخصی پاکیزگی پر لیکچر دیا۔ اُن کا لیکچر مسیحی مذہب کے رو سے تھا اور بہت موثر اور مفید تھا۔ اُنہوں نے بائبل سے ثابت کیا کہ مسیح کے لئے پاکیزگی نہایت ضروری ہے وہ جو اپنی زندگی میں پاکیزگی کے اصولوں کی پیروی نہیں کرتے اپنے تئیں مسیحی کہہ سکتے مگر مسیح اُن کے دلوں میں موجود نہیں ہے۔ وہ مسیح سے باغی ہیں اور اُن کو واجب نہیں کہ اُس کے پیرو کہلاویں ؛

ایک بنگالی گریجوایٹ کا بپتسمہ۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۸ء کو آل سینٹس کیتھڈرل الہ آباد میں بابو بپن بہاری گوسال کو جو گریجوایٹ اور اچھے عہدے پر ممتاز ہیں بپتسمہ دیکر مسیحی کلیسیا میں شامل کیا ؛

گارڈن میموریل کالج۔ لارڈ کرومر نے خرطوم میں گارڈن میموریل کالج کا بنیادی پتھر رکھدیا ہے۔ لارڈ کرومر نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اس کالج کا یہہ مقصد نہیں ہے کہ اُس کے وسیلے انگریزی روش پر سوڈانی قوم بنائی جاوے بلکہ دلیسیوں کے ذہنوں کو تربیت دی جاوے کالج کسی خاص فرقہ سے متعلق نہیں ہوگا اس میں عربی زبان میں تعلیم دیجاویگی۔

ڈاک خانے میں ٹکٹوں کی چوری کچھ روز ہوئے ہیں کہ فیض آباد کے نئے اسسٹنٹ کمشنر مسٹر چارلس نے اپنے ایک چپراسی کو ڈاک خانے سے ولایتی ڈاک کا ٹکٹ لانے کے لئے بھیجا چپراسی نے ٹکٹ لاکر صاحب کو دیا۔ چونکہ صاحب اس ملک میں نئے وارد ہوئے تھے ٹکٹ کو بڑے غور سے دیکھنے لگے اور معلوم کیا کہ ٹکٹ مستعمل ہے ٹکٹ کے ساتھ ایک چھوٹا سا کاغذ کا ٹکڑا لگا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کسی چٹھی یا پیکٹ سے اُتارا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس امر کی اطلاع دی گئی جھٹ پٹ ڈاک خانے کی تلاشی لی گئی اور اور مقدمے کی تحقیقات شروع ہوئی ڈاک خانے کے احاطے میں جھاڑیوں میں سے چند چٹھیاں اور کاغذ ملے ہیں جن کے اُوپر سے ٹکٹیں اُتاری ہوئی ہیں تین یا چار شخص زیر حراست پولیس ہیں ؛

صلح کا اتوار۔ ولایت سے خبر آئی ہے کہ ۱۸ دسمبر ۱۸۹۸ء کا اتوار صلح کا اتوار مانا گیا۔ بہت سے گرجاؤں میں اِس مضمون پر وعظ کئے گئے دعائیں مانگی گئیں اور اُس روز کی شام کو سینٹ جیمس ہال میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں شاہنشاہ روس کی تجویز پر غور کیا گیا اور کئی صاحبوں نے اُس کی تائید میں تقریریں کیں ؛

کلکتہ کا نیا بشپ۔ کلکتہ کے نئے بشپ ڈاکٹر ویلڈن صاحب ۱۱ جنوری کو براہ مارسیلز ولایت سے روانہ ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے آخری وعظ میں فرمایا کہ سرکار انگریزی اور قوم کا مشن خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اُن کو سب سے بڑھکر یہہ بخشا ہے کہ اُن کے وسیلے انصاف۔ آزاد تجارت اور تقریر مذہبی آزادی اور مساوات اور مختلف اصولوں کی ترقی ہووے جن پر بنی آدم کی آیندہ بہتری منحصر ہے اس سلطنت کا بنیادی پتھر کلیسیا ہے۔ مذہب سرکاری معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ دلی بات ہے لوگوں کو چاہئے کہ اُس کے اصولوں کو اپنے دل اور زندگی میں نقش کرلیویں ؛

قومی (سوشیل) کانفرنس۔ قریباً ہر سال نیشنل کانگرس کے جلسوں کے بعد قومی (سوشیل) کانفرنس کے جلسے بھی ہوا کرتے ہیں۔ ہر سال کئی نوجوان قومی (سوشیل) بُرائیوں کی نسبت رزولیوشن پاس کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلدیتے ہیں اور سال بھر اُن رزولیوشنوں کا خیال بھی نہیں کیا جاتا سب کچھ پہلے کی طرح ہوتا رہتا ہے۔ ہماری رائے میں اِس قسم کے رزولیوشن بیفایدہ ہیں جبتک کہ وہ عملی صورت اختیار نہ کریں اور تعلیم یافتہ اسقدر جرأت نہیں رکھتے کہ اپنے اپنے گھروں کی اصلاح کرسکیں تو معلوم نہیں کہ کسطرح ملکی (پولیٹیکل) اصلاح ہو سکتی ہے اگر کوئی اپنے گھر کا ہی جو چھوٹا سا ملک اُسکے قبضے میں ہے ٹھیک بندوبست نہیں کرسکتا تو کسطرح سے ملکی بُرائیوں کو دور کرسکتا ہے ہم بار بار جتا چکے ہیں کہ قومی (سوشیل)

اور ملکی (پولیٹیکل) بُرائیوں کی اصلاح کرنے کے لئے محض دنیوی تعلیم سے بہتری پیدا نہیں ہوگی تعلیم انسان کے منہہ کو کھول سکتی اُس کو دلیل کرنا سکھا سکتی مگر ایسا شخص نہیں بنا سکتی کہ وہ ہر قسم کی بُرائی کے برخلاف لڑنے کی جراٴت حاصل کر سکے اِس قسم کی جراٴت کے لئے انسان کے اندر نئی طاقت کی ضرورت ہی۔ تواریخ ہم کو بتلاتی ہی کہ وہ جنہوں نے دل سے خداوند یسوع مسیح کی پیروی کی ہی اُن کے دلوں میں اُس نے اِس قسم کی نئی طاقت ڈالدی ہی کہ جس سے اُنہوں نے قومی (سوشیل) اور ملکی (پولیٹیکل) بُرائیوں کا مقابلہ کیا ہی اور آخرکار فتح حاصل کی ہی۔ پیارے تعلیم یافتہ نوجوانو اِن خالی باتوں سے باز آؤ اپنے دلوں کو خداوند مسیح کے حوالے کرو اُس سے زندگی لو جب اُس کی زندگی تمہاری زندگی پر غالب ہوگی تو پھر قومی (سوشیل) اور ملکی (پولیٹیکل) بُرائیوں کی اصلاح کرنی آسان ہوگی ؛

مدراس نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن کے

سالانہ جلسہ میں جو ۳۰ دسمبر ۱۹۰۵ کو مدراس میں منعقد ہوا آنریبل کالی چرن بنرجی نے نہایت عمدہ طور سے ثابت کیا کہ کس طرح سے ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی نسبت خداوند مسیح کے یہہ وعدے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ ”پہلے خدا کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈھو تو سب چیزیں بھی تمہیں ملینگی اور کوئی شخص نہیں ہی کہ جس نے گھر یا والدین یا بھائی یا جورو یا بچوں کو خدا کی بادشاہت کے لئے چھوڑا ہو اور اِس دنیا میں سوگنا نہ پایا ہو“ اُس کے ساتھ اُنہوں نے یہہ بھی ظاہر کیا کہ اِن برکتوں کی کثرت ہندوستانی مسیحیوں کی ذمہ واری کو بھی بڑھاتی جاتی ہی۔ اُن کا فرض ہی کہ وہ اپنی اِس ذمے واری پر غور کریں۔ اُن کو اپنی دنیوی ترقی میں اپنے خداوند کے فرایض سے غافل نہ ہونا چاہئے کہاں تک وہ اپنی اِس ترقی میں اپنے مالک اور خداوند کو ظاہر کر رہے ہیں؟ اُن کا فرض ہی کہ وہ نہ صرف اپنا خیال کریں بلکہ اپنے ملک کی نسبت بھی اپنی ذمے واری کو پہچانیں ؛

شعرو سخن

خُداوند یسوع مسیح عجیب ہی

ایک عالم میں پھر پھرا دیکھا
پر یسوع سا عجیب نا دیکھا ؛
دو ہیں ذات اُس کی ایک شخصیت
کامل انسان اور خدا دیکھا
تینوں اقنوم میں وہ ہمدرجہ
ابن اب روح پاک کا دیکھا
چار سُو اُس کے نام کا ڈنکا ؛
ہم نے ہر عہد میں بجا دیکھا
پانچوں اپنے حواس سے ہم نے
اُس کی ہستی کو آزما دیکھا ؛
ششدر ایسے رہے نہ پوچھو کچھ
اُس کا اول نہ انتہا دیکھا ؛
ہفت اقلیم کا وہ مالک ہی ؛
ہم نے چرنی میں تھا پڑا دیکھا
آٹھوں پہر اُس کی یاد میں پیارو
ہم نے کیسا ہی ہی مزا دیکھا ؛
نو مریدوں کا مقتدا اور یار ؛
پیشوا اور رہنما دیکھا۔
دس کنواری کی مثل یاد کرو
ہی عجیب اُس کا ماجرا دیکھا
یازدہ مرسلین نے بیشک
وہ مؤا اور جی اُٹھا دیکھا
بارہ فرقے بھی شاد کا نپینگے
جب کہ روز سزا جزا دیکھا

الراقم
ڈی۔ این۔ شاد ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پُرانے لوہے کی رلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؛

دستور العمل اخبار نور افشاں ؛

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
بغیر ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی ۔۔۔ [illegible]
بغیر ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]
بغیر ضمیمہ ۔۔۔ [illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا ؛